آزادی کے بعد ہندوستان کی سیاست

بارھویں جماعت کے لیے سیاسیات کی درسی کتاب

5281

© NCERT
not to be republished

جامعہ ملیہ اسلامیہ

विद्यया ऽमृतमश्नुते

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

एन सी ई आर टी NCERT

Azadi Ke Baad Hindustan Ki Siyasat
(Politics in India Since Independence)
Textbook for Class XII

ISBN 81-7450-978-9

پہلا اردو ایڈیشن

جولائی 2009 شراون 1931

دیگر طباعت

فروری 2013	ماگھ 1934
جون 2015	جیشٹھ 1937
جون 2017	آشاڑھ 1939
اگست 2018	بھادرپد 1940
مئی 2019	ویشاکھ 1941

PD 5H SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2009

جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یادداشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جا سکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جا سکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جا سکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی مہر کے ذریعے یا چپپی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط متصور ہوگی اور نا قابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
شری اروندو مارگ
نئی دہلی - 110016 فون 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بینگلورو- 560085 فون 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمدآباد - 380014 فون 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکتہ - 700114 فون 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی - 781021 فون 0361-2674869

قیمت : ₹ 000.00

اشاعتی ٹیم

ہیڈ، پبلی کیشن ڈویژن	:	محمد سراج انور
چیف ایڈیٹر	:	شویتااُپّل
چیف پروڈکشن آفیسر	:	ارون چتکارا
چیف بزنس منیجر	:	بیباش کمار داس
ایڈیٹر	:	سید پرویزاحمد
پروڈکشن اسسٹنٹ	:	سنیل کمار

سرورق اور لے آوٹ	تصاویر	کارٹوگرافی
شویتاراؤ	عرفان	اے۔ آر۔ کے گرافکس

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروندو مارگ، نئی دہلی نے ____________ ____________ ____________ میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

پیش لفظ

’قومی درسیات کا خاکہ — 2005‘ میں سفارش کی گئی ہے کہ بچوں کی اسکول کی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویۂ نظر، کتابی علم کی اس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور درسی کتابیں اسی بنیادی خیال پر عمل آوری کی ایک کوشش ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقۂ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی 1986 میں مذکور ’تعلیم کے طفل مرکوز نظام‘ کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ بچوں میں اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کی ہمّت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات سے وابستہ ہو کر، نئی معلومات مرتب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محل وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب مجوزہ درسی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچّوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچّوں کو بحیثیت شریک کار قبول کریں اور اُن سے اسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقررہ معلومات کا پابند نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے معمولات اور طریقۂ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرہ نظام الاوقات (Time-Table) میں لچیلا پن اُسی قدر ضروری ہے جتنی کہ سالانہ کیلنڈر کے نفاذ میں سخت محنت کی تاکہ مطلوبہ ایّام کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جاسکے۔ تدریس اور اندازۂ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ یہ درسی کتاب، بچوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ کا ذریعہ بننے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ نصابی بوجھ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیلِ نو اور اسے نیا رخ دینے کی غرض سے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے یہ درسی کتاب سوچنے اور محسوس کرنے کی تربیت، چھوٹے گروپوں میں بحث و مباحثہ کرنے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اولیت دیتی ہے۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے تشکیل دی جانے والی کمیٹی برائے درسی کتاب کی مخلصانہ کوششوں کی شکر گزار ہے۔ کونسل سماجی علوم کی درسی کتب کی مشاورتی کمیٹی کے چیئر پرسن پروفیسر ہری واسودیون اور اس کتاب کے خصوصی صلاح کاروں جناب یوگیندر یادو اور پروفیسر سہاس پلشیکر کی ممنون ہے۔ اس درسی کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصّہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ہم ان سب ہی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنے وسائل، مآخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ ہم وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کے شعبہ برائے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی

© NCERT not to be republished

تعلیم کی جانب سے پروفیسر مرنال مری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دیش پانڈے کی سربراہی میں تشکیل شدہ نگراں کمیٹی (مانیٹرنگ کمیٹی) کے اراکین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت اور تعاون ہمیں دیا۔ ہم اس نصابی کتاب کے اردو ترجمے کی ذمے داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی کے شکرگزار ہیں، خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے ممنون ہیں جنھوں نے مرکز برائے جواہر لعل نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعے اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض انجام دیے۔ کونسل اس کتاب کے اردو ترجمے کے لیے جناب انعام الحق علمی اور جناب مجیب الرحمٰن کی شکرگزار ہے۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ کتاب کو مزید غور و فکر کے بعد اور زیادہ کارآمد اور بامعنی بنایا جا سکے۔

نئی دہلی

20 دسمبر 2006

ڈائریکٹر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

© NCERT not to be republished

پڑھنے والوں کے نام خط

اب جب کہ ہندوستان کی آزادی کے ساٹھ سال پورے ہوچکے ہیں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بیتے ہوئے زمانے پر غور کریں اوراس کا جائزہ لیں۔گذشتہ چھ دہائیوں میں ہماری جمہوریت میں رجحانات ونظریات، کمزوریوں اور توانائیوں کے اعتبار سے بڑی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ان کے باوجود دلچسپ بات یہ ہے کہ نوجوان نسل اس تاریخ کے بارے میں بہت کم جانتی ہے۔آپ کو آزادی کی جدوجہد کے بارے میں خاصی معلومات ہوگی کیونکہ آپ تاریخ کی درسی کتابوں میں اس کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔اس کے علاوہ آپ کو میڈیا کی بدولت عصری سیاست سے بھی واقفیت ہوگی۔لیکن نوجوان نسل میں کے کم لوگ ہی اس زمانے کے بارے میں معلومات رکھتے ہیں جو جنگ آزادی کو عصری سیاست سے جوڑتی ہے۔زیرنظر کتاب کا مقصد اسی خلا کو پُر کرنا ہے۔یہ کتاب ہماری جمہوریت کے سفر کی گذشتہ چھ دہائیوں کی کہانی دوہراتی ہے تاکہ آج کے سیاسی ماحول کا صحیح پس منظر سمجھ میں آسکے۔

یہ کتاب گذشتہ چھ دہائیوں کے گذرے ہوئے سیاسی واقعات کی تاریخ وار ترتیب نہیں ہے۔ہم نے گذشتہ چھ دہائیوں کی تاریخ کو بعض خاص لیکن اہم مسائل اور نظریات سے مرتب کرنے کی کوشش کی ہے۔اس کتاب کے شروع کے آٹھ ابواب میں ہندوستانی سیاست کے ایک خاص زمانے کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن ان مسائل اور نظریات پر مرتکز رہتے ہوئے جو اس زمانے میں خاص اور اہم تھے۔آخری باب میں ان مسائل کا تعارف شامل ہے جو حالیہ برسوں میں ابھر کر سامنے آئے ہیں۔

عام طور سے سیاست کو بڑے رہنماؤں کے درمیان طاقت کا کھیل سمجھا جاتا ہے اور ایک طرح سے یہ صحیح بھی ہے۔بلاشبہ سیاست طاقت کے لیے ہے لیکن سیاست کا مقصد اجتماعی فیصلے کرنے، اختلافات ختم کرنے اور ایک رائے ہونے کا بھی نام ہے۔اسی لیے ہم اپنے مشترکہ معاملات بغیر سیاست کے انجام دے ہی نہیں سکتے۔ بالکل اسی طرح یہ بات بھی شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ کہ بڑے بڑے رہنما سیاست کے عمل پر اثر انداز ہوتے ہیں اور سیاست کے طریق کار کو متاثر کرتے ہیں۔لیکن سیاست دراصل چند افراد کی امنگوں اور مایوسیوں کے گھیرے میں قید کوئی کہانی نہیں ہے اسی وجہ سے آپ اس کتاب میں شخصیات پر زیادہ توجہ نہیں پائیں گے۔آپ کو کچھ لوگوں کی سوانح یا زندگی کے خاکے ملیں گے تاکہ آپ اس زمانے کو بہتر طور سے سمجھ سکیں۔لیکن ہم آپ سے یہ توقع نہیں رکھتے کہ آپ ان کی زندگی کے واقعات کو حفظ کریں۔

اس زمانے کو اچھی طرح سے سمجھنے کے لیے ہم نے اس کتاب میں کارٹون، نقشے اور دوسری تصاویر شامل کی ہیں۔دوسری کتابوں کی طرح، اپنے معصوم لیکن گستاخانہ سوالات اور تبصرہ کے ساتھ اُنی اور منی بھی آپ کے ساتھ ہوں گے۔اب تک آپ یہ سمجھ گئے ہوں گے کہ اُنی اور منی جو کچھ کہتے ہیں وہ اس کتاب کا نقطۂ نظر نہیں ہے۔آپ اور اس کتاب کے مصنف انی اور منی سے اتفاق یا اختلافات رکھ سکتے ہیں لیکن ان کی طرح آپ کو بھی ہر چیز پر سوال کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔

اس کتاب میں اُس زمانے کی شخصیات یا واقعات پر کوئی فیصلہ یا رائے دینے سے پرہیز کیا گیا ہے۔کتاب کا مقصد آپ کو اس زمانے کے بارے میں معلومات اور ان معلومات یا ماحول کا پس منظر فراہم کرنا ہے تاکہ آپ سیاست میں ایک زیادہ باخبر اور زیادہ

© NCERT not to be republished

سوچی سمجھی راہ اختیار کرسکیں خواہ وہ سیاست کے طالب علم کی حیثیت سے ہو یا اس ملک کے شہری کی حیثیت سے۔ اسی لیے ہم نے اس کتاب میں جو کچھ کہا ہے وہ غیر جانبدارانہ طریقے سے کہا ہے اور آخری رائے کے لیے دروازے کھلے رکھے ہیں۔ یہ آسان کام نہیں تھا اس لیے کہ اس موضوع کی کتاب میں متنازعہ مسائل سے دامن بچانا بہت مشکل ہے۔ اس زمانے کے بہت سے اہم واقعات اور مسائل گہرے سیاسی اختلافات کا سبب تھے اور اب بھی ہیں۔

اس کتاب کو تکمیل کرنے والی ٹیم نے ہر موضوع پر بحث کی ہے اور غیر جانبدارانہ طرز کو قائم رکھنے کے لیے کچھ اصول و ضوابط مقرر کیے ہیں۔ سب سے پہلے تو کسی بھی متنازعہ مسئلہ کی بحث میں ایک سے زیادہ نقطۂ نظر پیش کیے ہیں۔ دوسرے یہ کہ جہاں تک ممکن ہو سکا مستند اور معتبر حوالوں اور ذرائع کا استعمال کیا ہے جیسے کہ کمیشن اور عدالتوں کے فیصلے۔ تیسرے یہ کہ واقعات بیان کرنے میں کئی طرح کے ذرائع استعمال کیے گئے ہیں جن میں علمی تحریروں سے لے کر اخبارات اور مختلف رسائل کی رپورٹیں شامل ہیں۔ چوتھے یہ کہ وہ سیاستداں جو اب تک سیاست میں سرگرم عمل ہیں اس کتاب میں ان کے تفصیلی ذکر سے احتراز کیا گیا ہے۔

اس کتاب کا لکھنا اس اعتبار سے بھی ایک زبردست چیلنج تھا کیونکہ اس زمانے کے بارے میں کافی معلومات موجود نہیں ہیں۔ اکثر تاریخی دستاویزات محققین کو دستیاب نہیں ہیں۔ اس زمانے کی مستند تاریخی کتب بھی موجود نہیں ہیں جن پر ہم اس درسی کتاب کے معیار کے مطابق بھروسہ کرسکیں۔ کمیٹی برائے درسی کتاب نے اس چیلنج کو ایک موقع میں تبدیل کر دیا۔ ہم کمیٹی کے ممبران کے شکرگزار ہیں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت اس کتاب کے مختلف ابواب کے مسودہ لکھنے میں صرف کیا۔ ہم خاص طور سے پروفیسر ریکھا چودھری اور سریندر جودھکا کے ممنون ہیں جنھوں نے بالترتیب جموں و کشمیر اور پنجاب کے اوپر مسودات تیار کیے۔

اس کتاب کی اہمیت اور موضوع کی حساسیت کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا کہ مسودہ کو مزید جانچ پڑتال کے لیے سیاستدانوں اور تاریخ دانوں کے گروپ کی نظروں سے بھی گزرنا چاہیے۔ سب سے پہلے ہم نے متن کی غیر جانبداری اور واقعات کی صحت اور درستگی پرکھنے کے لیے تین قارئین — ڈاکٹر رام چندر گوہا، پروفیسر سنیل کھلنانی اور ڈاکٹر مہیش رنگاراجن کا انتخاب کیا۔ ہم ان کے شکرگزار ہیں کہ انھوں نے ہماری درخواست قبول کی اور مسودے کو پڑھنے اور اس پر تبصرہ کرنے کے لیے وقت دیا۔ ان کی رائے نے ہماری حوصلہ افزائی کی اور ہمیں کئی غلطیوں سے محفوظ رکھا۔ اس سلسلہ میں ہم خاص طور سے رام چندر گوہا کے ممنون ہیں کیونکہ ہم نے ان کی کتاب 'انڈیا آفٹر گاندھی' سے بے پناہ فائدہ اٹھایا ہے۔ ڈاکٹر فلپ اولڈن برگ نے بھی کتاب کے کچھ حصے پڑھے اور ہمیں قیمتی مشورے دیے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ نیشنل مانیٹرنگ کمیٹی کے رکن کی حیثیت سے ہمیں نامور علما جیسے پروفیسر مرنال مری، جی۔ پی۔ دیش پانڈے اور گوپال گرو کا تعاون ملا جنھوں نے کتاب کو کم سے کم تین بار پڑھا۔ اس کے علاوہ ہم این سی ای آر ٹی کے ڈائرکٹر پروفیسر کرشن کمار اور مشاورتی کمیٹی کے چیئر پرسن پروفیسر ہری واسودیون کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں جنھوں نے اس کتاب کی تیاری کے مختلف مراحل میں اپنی مدد، مشوروں اور رہ نمائی سے ہمیں نوازا۔ پروفیسر ریش پال نے بھی اس کتاب کی تیاری میں جس دلچسپی اور تعاون کا مظاہرہ کیا ہے اس کے لیے وہ تہہ دل سے شکریہ کے مستحق ہیں۔

ہم سی ایس ڈی ایس، نئی دہلی کے لوک نیتی پروگرام کے بھی شکرگزار ہیں جنھوں نے ہمیں اس کتاب کی تیاری کے لیے

© NCERT not to be republished

وسائل اور کتاب تیار کرنے کے دوران گھر جیسا موحول فراہم کیا۔سی ایس ڈی ایس کے کئی افراد جنھوں نے اپنی استطاعت سے زیادہ اس کتاب کی تیاری میں ہماری مدد کی ان میں سنجیر عالم، اویناش جھا، بالا جی مدِ یق اور ہمانشو بھٹا چاریہ اور 'سرائے کے' روی کانت اور محمد قریشی کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ہم ڈاک ٹکٹ جمع کرنے والے بیورو کے بھی شکرگزار ہیں خاص طور سے کاویری بنرجی اور انڈین پوسٹل سروسز کے نیرج کمار اور سندھیا۔آر۔ کنّیگنتی کے، جنھوں نے بڑی تعداد میں ڈاک کے ٹکٹوں تک ہماری رسائی کی اور کتاب میں ان کے استعمال کی اجازت دی۔ملند چمپا نر کرنے فلموں کے انتخاب میں، رادھیکا مینن نے اہم معلومات جمع کرنے میں، وپل مدگل، ریتو اور دھرم ویر نے ہندوستان ٹائمز فوٹو لائبریری کے قیمتی ذخیرہ تک ہماری رسائی میں؛ بھانو چوبے اور ابھے چھاجلانی نے نئ دنیا کے آرکائیوز کے استعمال میں، راجندر بابو نے دی ہندو لائبریری سے تراشے اور تصاویر جمع کرنے میں، مشی گن یونیورسٹی لائبریری اور نہرو میموریل میوزیم لائبریری، نئی دلّی کے ذمہ داران کے ہم شکرگزار ہیں۔

الیکس جارج، پنکج پشکر، کے۔ کے۔ کیلاش، اور ایم منیشا، آرکائیوز میں تحقیقی کام، مرئی نقشوں کی تلاش اور حقائق کی جانچ پڑتال کرنے والی ٹیم کے لیے ریڑھ کی ہڈی ثابت ہوئے۔اگر ان کی کثیر جہتی مدد، خاص طور سے پنکج پشکر کا غیر محدود خلوص شامل حال نہ ہوتا تو یہ کتاب موجودہ شکل میں نہ ہوتی۔ پروف ریڈنگ کے لیے انوپما رائے شکریہ کی مستحق ہیں۔اس کتاب کی صورت اور تاثر کے لیے عرفان خان ذمہ دار ہیں جو اُنی اور منی کے خالق بھی ہیں۔اے۔آر۔کے۔ گرافکس نے گراف اور نقشے تیار کیے ہیں۔کتاب کا ڈیزائن شویتا راؤ کی جمالیاتی حس اور ذوق کا آئینہ دار ہے اس پروجیکٹ میں شرکت اور اس کی روح کو قائم رکھنے میں ہم اِن سب کے شکرگزار ہیں۔این سی ای آرٹی کی چیف ایڈیٹر شویتا اُپل نے اپنے فرائض کے اوقات سے بڑھ کر اس پروجیکٹ کے لیے وقت دیا۔ہم ان کے بے مثال صبر اور پیشہ ورانہ مہارت کے لیے شکرگزار ہیں۔

یہ کتاب ہندوستانی جمہوریت کے استحکام اور مضبوطی کے لیے ایک نذرانہ ہے۔اس حقیر پیش کش کا مقصد یہ ہے کہ یہ ہمارے ملک میں جمہوری بحث ومباحثہ اور گفتگو کو مزید موثر بنا سکے۔ہم پورے خلوص کے ساتھ یہ امید رکھتے ہیں کہ یہ کتاب اسی جذبے کے ساتھ پڑھی جائے گی اور نہ صرف سیاسیات کے طالب علموں بلکہ ہمارے ملک کی نوجوان نسل کے ایک بڑے طبقہ کو بھی اس کتاب سے فائدہ پہنچے گا۔

اُجوّل کمار سنگھ
صلاح کار

سہاس پلشیکر اور یوگیندر یادو
خصوصی صلاح کار

© NCERT not to be republished

مزید مطالعے کے لیے...

گرین ولے آسٹن، 1999، ورکنگ اے ڈیمو کریٹک کانسٹی ٹیوشن: دی انڈین ایکسپیرینس، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی

پال آر۔ براس، 1994 (دوسرا ایڈیشن)، دی پالیٹکس آف انڈیا سنس انڈی پینڈنس، کیمبرج یونیورسٹی پریس (ہندوستان میں، فاؤنڈیشن بکس سے شائع) دہلی

بپن چندرا، مردولا مکھرجی اور آدتیہ مکھرجی، 2000، انڈیا آفٹر انڈی پینڈنس (1947-2000) پینگوئن بکس، دہلی

پرتھا چٹرجی (مرتب)، 1997، اسٹیٹ اینڈ پالیٹکس ان انڈیا، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی

فرانسین آر۔ فرینکل، 2005، انڈیاز پولیٹکل اکنومی (1947-2004)، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی

رام چندر گوہا، 2007، انڈیا آفٹر گاندھی: ہسٹری آف دی ورڈس لارجسٹ ڈیمو کریسی، پکاڈور انڈیا، دہلی

نیرجا گوپال جایل (مرتب)، 2001، ڈیمو کریسی ان انڈیا، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی

سُدپتا کوی راج (مرتبہ)، 1997، پالیٹکس ان انڈیا، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی

سنیل کھلنانی، 2003 (پیپر بیک)، دی آئیڈیا آف انڈیا، پینگوئن، لندن

رجنی کوٹھاری، 1985، پالیٹکس ان انڈیا، اورینٹ لانگ مین، دہلی

پرتاپ بھانو مہتا، 2003، دی برڈن آف ڈیمو کریسی، پینگوئن بُکس، دہلی

اَچن ونائک، 1990، دی پین فل ٹرانزیشن: بورژوائی ڈیمو کریسی ان انڈیا، ورسو، لندن اور نیو پارک

© NCERT not to be republished

کمیٹی برائے درسی کتب

چیئر پرسن، مشاورتی کمیٹی برائے سماجی علوم، سینئر سکنڈری سطح پر

ہری واسودیون، پروفیسر، شعبۂ تاریخ، کلکتہ یونیورسٹی، کولکاتا

خصوصی صلاح کار

سہاس پلشیکر، پروفیسر، شعبۂ سیاسیات، پونہ یونیورسٹی، پونہ

یوگندر یادو، سینئر فیلو، سینٹر فار دی اسٹڈی آف ڈیولپنگ سوسائٹیز (سی ایس ڈی ایس)، دہلی

صلاح کار

اُجوّل کمار سنگھ، ریڈر، شعبۂ سیاسیات، دہلی یونیورسٹی، دہلی

اراکین

اُدیتہ نگم، فیلو، سی ایس ڈی ایس، دہلی

اکھل رنجن دتہ، لیکچرر، شعبۂ سیاسیات، گوہاٹی یونیورسٹی، گوہاٹی

الیکس جارج، آزاد محقق، اریوتی، کیرالہ

انورادھا سین، پرنسپل، دی سری جن اسکول، نئی دہلی

بھارانی این، فیکلٹی، انٹرنیشنل اکیڈمی آف کری ایٹیو ٹیچنگ (IACT)، بنگلور

دوائے پایان بھٹا چاریہ، فیلو، سی ایس ایس ایس، کولکاتا

کیلاش کے۔ کے، لیکچرر، شعبۂ سیاسیات، پنجاب یونیورسٹی، چنڈی گڑھ

ایم منیشا، سینئر لیکچرر، لوریٹو کالج، کولکاتا

منجری کاٹجو، ریڈر (سیاسیات)، حیدرآباد یونیورسٹی، حیدرآباد

پنکج پشکر، سینئر لیکچرر، لوک نیتی، سی ایس ڈی ایس، دہلی

مَلّاوی۔ ایس۔ وی۔ پرساد، لیکچرر، ڈی ایس ایس، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

راجیشوری دیش پانڈے، ریڈر (سیاسیات)، پونہ یونیورسٹی، پونہ

سجل ناگ، پروفیسر، آسام یونیورسٹی، سلچر

سندیپ شاستری، ڈائرکٹر، آئی اے سی ٹی، بنگلور

شیلندر کھرات، لیکچرر (سیاسیات)، شنڈے سرکار کالج، کولھاپور، مہاراشٹر

سری لیکھا مکھرجی، پی جی ٹی، سینٹ پال اسکول، نئی دہلی

ممبر کوآرڈی نیٹر

سنجے دوبے، ریڈر، ڈی ای ایس ایس، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

© NCERT not to be republished

مشوروں کے لیے گزارش

یہ کتاب آپ کو کیسی لگی؟ اس کتاب کے مطالعے یا استعمال کے اپنے تجربے کو لکھیے۔ کون کون سے مسائل آپ کو پیش آئے؟ آپ اسی کتاب کے اگلے ایڈیشن میں کیا تبدیلیاں چاہتے ہیں؟

ان تمام باتوں کے بارے میں یا تمام دیگر مشوروں سے ہمیں ضرور نوازیں۔ آپ خواہ استاد ہوں، والدین ہوں یا طالب علم یا عام قاری ہوں۔ آپ کا ہر مشورہ ہمارے نزدیک بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

براہ کرم اپنے مشورے ہمیں اس پتے پر ارسال کریں:

کوآرڈی نیٹر (سیاسیات)

ڈی ای ایس ایس ایچ، این سی ای آر ٹی، سری اربندو مارگ، نئی دہلی۔110016

آپ ای میل بھی روانہ کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے ہمارا پتہ ہے politics.ncert@gmail.com

© NCERT not to be republished

اظہار تشکر

اس درسی کتاب میں شامل ڈاک ٹکٹوں، کارٹونوں، اخبار کے تراشوں، تصاویر اور متن کے اقتباسات کے لیے درج ذیل افراد اور اداروں کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

ڈاک ٹکٹ

اس کتاب میں استعمال کیے گئے تمام ڈاک ٹکٹوں کے لیے محکمہ ڈاک و تار، حکومتِ ہند کے دی نیشنل فلاٹیلی بیورو کے شکر گزار ہیں۔

کارٹون

صفحہ 71, 72, 84, 87, 96, 100, 110, 113, 114, 118, 120, 124, 127, 177, 182 اور 184 پر آر۔ کے۔ لکشمن کے کارٹونوں کے لیے شنکر نارائن اور ٹائمز آف انڈیا صفحہ 21, 22, 26, 28, 40, 56 اور 62 پر شنکر کے کارٹونوں کے لیے چلڈرن بک ٹرسٹ؛ صفحہ 93, 96, 101 اور 164 پر کٹی کے کارٹون کے لیے لاونگ و دکٹّی، فری پریس؛ صفحہ 52 اور 150 پر کارٹونوں کے لیے سدھیر در، سدھیر تیلنگ اور یو این ڈی پی اور پلاننگ کمیشن؛ صفحہ 103 پر ابو کے کارٹون کے لیے جانکی ابراہیم؛ صفحہ 127 پر اتن رائے کے کارٹون کے لیے انڈیا ٹوڈے؛ صفحہ پر کارٹون کے لیے روی شنکر؛ صفحہ 181 اور 186 پر کارٹونوں کے لیے اجیت مینن؛ صفحہ 173 پر رام بابو ماتھر کے کارٹون اور صفحہ 184 پر سدھیر تیلنگ کے کارٹون کے لیے ایچ ٹی بک آف کارٹونس کے بے حد ممنون ہیں۔

تصاویر

صفحہ 2 اور 13 پر تصاویر کے لیے سنیل جناح؛ صفحہ 7, 33, 141, 143 اور 159 پر تصاویر کے لیے دی ہند؛ صفحہ 9 اور 17 پر تصاویر کے لیے ڈی پی اے/ پی آئی بی؛ صفحہ 49, 125, 132, 135, 34 اور سرورق پر کولاج کے لیے ہندوستان ٹائمز؛ صفحہ 3, 10 اور 64 پر تصاویر کے لیے نہرو میموریل میوزیم اینڈ لائبریری؛ صفحہ 6, 7, 42 اور 70 پر ہومی ویروالا کی تصاویر کے لیے سینہ گدیہوک؛ صفحہ 145 پر تصویر کے لیے انڈیا ٹوڈے؛ صفحہ 88 اور 173 پر تصاویر کے لیے رگھورائے؛ صفحہ 55 پر تصویر کے لیے کمار اپّا انسٹی ٹیوٹ آف گرام سوراج؛ صفحہ 150 پر تصویر کے لیے پنکج پشکر صفحہ 43 پر تصویر کے لیے رابن شاپشپ/ راج کمل پرکاشن؛ صفحہ 147 پر تصویر کے لیے نرمدا بچاؤ تحریک کا اور پشت پر شامل تصویر کے لیے آئوٹ لک کلاسک اور www.thesouthasian.org کے شکر گزار ہیں۔

اخبار کے تراشے

صفحہ 4, 51, 59, 70, 76, 78, 85, 98, 114, 159, 173, 189, 193 اور 195 پر شامل تراشوں (ہسٹری ان دی میکنگ: 75 ائیرس آف دی ہندوستان ٹائمز) کے لیے دی ہندوستان ٹائمز کا؛ صفحہ 171, 75, 76, 114, 159, 163, 167, 168, 171 اور 177 پر شامل تراشوں کے لیے ٹائمز آف انڈیا کا؛

© NCERT not to be republished

صفحہ 32اور33 تراشوں پرشامل خبر کے لیے دی ھندو کا؛صفحہ 114, 166, 173, 33, 72, 106, 114اور 189 پرشامل تراشوں کے لیے نئی دنیا کا؛صفحہ 194 پرشامل تراشے کے لیے دی پائینیر کا؛صفحہ 196 پرشامل تراشے کے لیے دی انڈین ایکسپریس کاشکریہ ادا کرتے ہیں۔

پوسٹر؍اشتہارات

صفحہ 61, 72, 91, 111, 166, 179, 175 اور 183 پرشامل امول کے اشتہاروں کے لیے جن سی ایم ایم ایف انڈیا کا؛صفحہ 135 اور 145 پرشامل پوسٹر کے لیے ڈیزائن اینڈ پیوپل کا؛صفحہ 137 پر پوسٹر کے لیے ان ہد؍این سی ڈی ایچ آر کا؛صفحہ نمبر 142 پرشامل پوسٹر کے لیے زبان کا؛صفحہ 154 پر پوسٹر کے لیے اتراکھنڈ سانسکریتک مورچے کاشکریہ ادا کرتے ہیں۔

رپورٹوں اور کتابوں سے اقتباسات

صفحہ 25, 29, 30, 67, 68, 72 اور 88 پرشامل اقتباسات کے لیے پکاڈار انڈیا کی اشاعت رام چندر گوہا کی تصنیف انڈیا آفٹر گاندھی کا؛فیض احمد فیض کی نظم 'صبح آزادی' کے ترجمے کے لیے کے سندیپ دگل؛امریتا پریتم کی نظم 'ٹوڈے آئی کال وارث شاہ' کے ترجمے کے لیے امیر راجا کا؛سعادت حسن منٹو کی کہانی کے لیے راج کمل پرکاشن کا؛فنیشور ناتھ کے میلا آنچل کے ترجمے کے لیے اندرا جنگھارے کا اور شری لال شکلا کے راگ درباری کے ترجمے کے لیے گلین رائٹ کا؛ نام دیوڈھسال کی مراٹھی نظموں کے ترجمے کے لیے جینت کروے اور ایلنو رجیلیٹ؛ ملک راج آنند اور ایلنو رجیلیٹ کی مرتبہ این اینتھولوجی آف دلت لٹریچر ،نئی دہلی، 1992؛رجنی کوٹھاری کی پالیٹکس ان انڈیا ،اورینٹ لونگمین ،دہلی ؛صفحات 162، 163؛پرتھا چٹرجی کی مرتبہ اسٹیٹ اینڈ پالٹیکس ان انڈیا،آکسفورڈ یونیورسٹی پریس،نئی دہلی 1997 کا صفحہ نمبر 448 پر رجنی کوٹھاری کے اقتباسات کے لیے؛ ڈیوڈ بٹلر، اشوک لہری پرنے رائے صفحہ نمبر 149؛ سدپتا کوی راج صفحہ نمبر 74؛ سنجیو بروا صفحہ نمبر 507؛جواھر لعل نہروز اسپیچر ،ستمبر 1957 تا اپریل 1961 ،دہلی ،حکومت ہند، وزرات برائے نشریات واطلاعات، جلد4، صفحہ 381؛فرانس آر۔فرنیکل، 2005،انڈیاز پالٹیکل اکانومی (1947-2004)،آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی،صفحہ نمبر 71؛زویا حسن، پارٹیز اینڈ پارٹی پالیٹکس ان انڈیا،آکسفورڈ یونیورسٹی پریس،دہلی 2004،صفحہ 33-34؛ آنند چکروتی،اے ویلج ان چوموا سمبلی کانسٹی ٹیونسی ان راجستھان،اے۔ایم۔شاہ کی مرتبہ دی گراس روٹ آف ڈیمو کریسی ، پرمانٹ بلیک، دہلی ، 2007؛جسٹس ناناوتی کمیشن کی رپورٹ، جلد1 ، 2005،صفحہ 180؛نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن کی سالانہ رپورٹ 2001-2002،صفحات 317-318 اور شاہ کمیشن، انٹرم رپورٹ، صفحات 96-101، 120-139 کے شکرگزار ہیں۔

اس کتاب کی تیاری کے لیے کونسل کاپی ایڈیٹرز ارشاد نیر اور حسن البنّا، پروف ریڈر شبنم ناز، ڈی ٹی پی آپریٹرز شائلہ فاطمہ، فلاح الدین اور کمپیوٹر اسٹیشن انچارج پرش رام کوشک کی تہہ دل سے شکرگزار ہے۔

© NCERT not to be republished

فہرست

پیش لفظ iii

پڑھنے والوں کے نام خط v

باب 1
قومی تعمیر کے چیلنج 3

باب 2
ایک پارٹی کی بالادستی کا زمانہ 27

باب 3
منصوبہ بند ترقی کی سیاست 47

باب 4
ہندوستان کے خارجی تعلقات 65

باب 5
کانگریس سسٹم کو درپیش چیلنج اور اس کی بحالی 85

باب 6
جمہوری نظام کا بحران 107

باب 7
عوامی تحریکوں کا عروج 133

باب 8
علاقائی آرزوئیں 155

باب 9
ہندوستانی سیاست میں رونما حالیہ واقعات 181

© NCERT not to be republished